پاکستان: "انسٹی ٹیوٹ آف سٹریٹیجک سٹڈیز" کی جانب سے مکالمہ بین المذاہب کی تجویز

انسٹی ٹیوٹ آف سٹریٹیجک سٹڈیز (اسلام آباد) کے چیئرمین آغا مرتضیٰ پویا نے وزیراعظم کے خصوصی معاون مقرر کیے جانے سے پہلے "عرب نیوز" کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ انسٹی ٹیوٹ آف سٹریٹیجک سٹڈیز یہودیوں اور مسیحیوں سے مکالمے کے بارے میں سوچ رہا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ وہ اِس مسئلے کو اگلے سال یونیسکو کے اجلاس میں اٹھائیں گے۔

جناب پویا نے کہا کہ "اسلام امن کا مذہب ہے اور یہ دوسرے مذہبوں کے خلاف جنگ کی دعوت نہیں دیتا۔ جنگ ظالموں اور مظلوموں کے درمیان ہے اور یہی پیغام ہے جسے ہم دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔" جناب پویا کے بقول گزشتہ سال پیرس میں یونیسکو کے اجلاس میں اُنہوں نے اسلام کے بارے میں یورپ اور امریکہ کے غلط تصوّرات پر کھل کر گفتگو کی تھی۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ "اسلام اور مغرب کے درمیان کھلی جنگ ہے، یہ سرد جنگ نہیں، اور ہم اس جنگ کے متاثرین ہیں، اور جنگیں دوسرے ملکوں میں لڑی جارہی ہیں۔" اُن کے بقول "مغربی دُنیا مُسلم معاشروں کو شدّت پسند اور جرائم پیشہ کے طور پر پیش کر رہی ہے۔" "ہماری واحد جنگ نسل پرستی اور صیہونیت کے خلاف ہے اور اِس کا کوئی تعلق یہودیوں سے نہیں۔"

جناب پویا نے واضح کیا کہ بڑی تعداد میں ایسے یہودی موجود ہیں جن کا خیال ہے کہ اسرائیل کا وجود ختم ہوجانا چاہیے۔ ۱۹۹۴ء میں تل ابیب میں ۵۰ ہزار یہودیوں نے اسرائیل کے خلاف احتجاج کیا تھا۔ "اسلام صرف مسلمانوں ہی کی نہیں، بلکہ بنی نوع انسان کی خوشحالی میں یقین رکھتا ہے۔" یہودیوں، مسیحیوں اور مسلمانوں سے اُنہوں نے اپیل کی کہ کسی تعصّب کے بغیر ایک دوسرے سے بات چیت کریں۔

انسٹی ٹیوٹ آف سٹریٹیجک سٹڈیز کے چیئرمین نے زور دے کر کہا کہ یہی وہ مرکزی نقطہ ہے جسے وہ مجوزہ مکالمے میں واضح طور پر سامنے لانا چاہتے ہیں۔ (دی نیوز- اسلام آباد، ۱۲ اگست ۱۹۹۶ء)